

فضائلِ شبِ برأت

علامہ مفتی محمد ارشد القادری

تعلیم و تربیت پبلی کیشنز

فضائل

شب برأت

علامہ مفتی محمد ارشد القادری

تعلیم و تربیت پبلی کیشنز



نام کتاب	فضائل شب برأت
تالیف	علامہ مفتی محمد ارشد القادری
پروف ریڈنگ	صاحبزادہ احمد رضا القادری
کمپوزنگ	الحسین کمپوزنگ سنٹر، 38 اُردو بازار لاہور
زیر اہتمام	شعبہ نشر واشاعت تعلیم وتربیت اسلامی
سلسلہ اشاعت	28
طباعت	بار سوم
سن اشاعت	جولائی 2012
تعداد	بائیس سو (2200)
قیمت	30 روپے



تعلیم وتربیت پبلی کیشنز
ہیڈ آفس: جامعہ اسلامیہ رضویہ شاہدرہ لاہور
فون: ۰۰۹۲-۴۲-۳۷۹۶۲۱۵۲ ، ۰۰۹۲-۳۴۶-۴۶۷۳۵۷۳
ای میل: taleem-o-tarbiyatpublications@live.com

Taleem-o-Tarbiyat Publications
Head Office: Razvia Islamic University Shahdra, Lahore.
Phone: +92-42-37962152, +92-346-4673573, +92-313-4673573
Email: taleem-o-tarbiyatpublications@live.com
Q_TTI@hotmail.com

دیباچہ طبع سوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرصہ گزر گیا، میں نے روزنامہ جنگ کے لئے "فضائل شب برأت" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا جو اس وقت رنگین ایڈیشن میں شائع ہوا۔ اس کو خوب سراہا گیا۔ مجھے کتنے ہی احباب کی طرف سے مبارک بادی کے پیغام آئے، ایک دوست نے تو ازراہ مزاح یوں بھی کہا تھا:

"اب تو آپ اخبارات کے رنگین ایڈیشن کی زینت بنتے ہیں،
ہمیں لفٹ (Lift) کہاں"

بہر نوع یہی مضمون، الاسلام اکیڈمی لاہور، نے بھی 1985ء میں علیحدہ سے شائع کیا اس بات کو ستائیس 27 سال گزر گئے۔ اس کو پڑھنے کے بعد مجھے خیال آیا تھا کہ اس مضمون کو از سر نو لکھ دوں مگر دل نے کہا اس کو ایسے ہی (As it is) ہی چھپنا چاہئے پھر کچھ ضروری اضافہ وجدید تحقیقات کو شامل کر کے مضمون مکمل کر دیا۔

عرصہ دراز تک تو عدیم الفرصتی اور وسائل کے نہ ہونے نے اُن کتب ورسائل کی اشاعت کی طرف توجہ ہی نہ آنے دی، اب تعلیم وتربیت اسلامی کے ارکان اور میرے روحانی بیٹوں نے اس طرف توجہ مبذول کروائی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جیسے جیسے یہ کتب ورسائل چھپتے جائیں گے ہم ان کو بطور لنگر لے کر تقسیم کرتے جائیں گے تاکہ اہل اسلام کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ان کو برکات سے نوازے اور علم وعمل میں مزید راسخ فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد ارشد القادری

۸ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

29 مئی 2012ء منگل بعد نماز عشاء

فضائلِ شب برأت

ماخذِ اسلام چار ہیں، جب بھی کوئی مسئلہ اہل ایمان میں مختلف فیہ ہوگا تو اس کا حل ان چاروں کی روشنی میں تلاش کیا جائے گا۔ مصادرِ اسلام یہ ہیں دوسرے لفظوں میں یہ چاروں ماخذ شریعت ہیں:

۱۔ قرآن حکیم ۲۔ سنت ۳۔ اجماع ۴۔ قیاس

معیارِ تحقیق کیا ہونا چاہئے

جب بھی کسی مسئلہ پر تحقیق کرنا مطلوب ہو تو سب سے پہلے اس کا حل قرآن حکیم میں تلاش کریں گے۔ اگر قرآن حکیم میں اس کا حکم نص کی چاروں اقسام میں سے کسی سے ثابت ہو جائے تو اس کو تسلیم کرلیں گے۔ نص کی چار اقسام یہ ہیں:

۱۔ عبارۃ النص ۲۔ اشارۃ النص ۳۔ دلالۃ النص ۴۔ اقتضاء النص

آیئے دیکھتے ہیں، فضیلت شب برأت، چاروں مآخذ میں سے کس سے ثابت ہے۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ کا قرآن میں واضح ارشاد موجود ہے۔ سورہ دخان میں ہے:

حٰمٓ (۱) ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۲) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ (۳) فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (۴) ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ (۵) ۚ (القرآن، دخان ۴۴: ۱تا۵)

قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم بھیجنے والے ہیں۔

حدیث شب برأت کے راوی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں

ان آیات کی تفسیر میں علامہ ثناء اللہ نقشبندی پانی پتی نور اللہ مرقدہ رقم طراز ہیں:

کتاب مبین کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ یہ قرآن حلال وحرام کا مظہر ہے۔ اس رات میں نزول قرآن کے سبب

سے دنیا اور آخرت کی بے پناہ برکتیں ہیں، نیز اس رات کو ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور خوب رحمت برستی ہے، اور اس رات کو دعاء قبول ہوتی ہے۔ قتادہ اور ابن زید دونوں فرماتے ہیں اس سے مراد لیلۃ القدر ہے۔ حضرت قاسم بن محمد اپنے چچا جان اور والدِ گرامی کے واسطہ سے اپنے دادا جان یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم سید عالم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ینزل اللہ جل ثناء ہ لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا، فیغفرلکل نفس الا انسانا فی قلبہ شحنا او مشرکا باللہ (تفسیر مظہری، ۱۰/۲۹۳)

پندرہ شعبان المعظم کو اللہ تعالیٰ آسمان پر نزول اجلال فرماتا ہے۔ سب کی بخشش کر دی جاتی ہے مگر مشرک کو نہیں بخشا جاتا اور نہ ہی اس شخص کو جس کے دل میں بغض ہو۔

اسی طرح حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لیلۃ مبرکہ سے مراد شب برأت یعنی پندرہ شعبان المعظم کی رات ہے۔ اس رات کو سال بھر کے قطعی فیصلے کر دیے جاتے ہیں۔ زندہ لوگوں کو مردوں میں شمار کر دیا جاتا ہے پھر اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے فیصلہ ہو گیا، ہو گیا۔ امام بغوی یوں بیان کرتے ہیں محمد بن میسرہ بن اخفش سے مروی ہے کہ رسول اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک کے لئے اموات کے فیصلے کر دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک شخص نکاح کرتا ہے اس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ اسکا نام مردوں میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ یَقْضِی الْاَقْضِیَۃَ فِی لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.

(تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۳۹۴)

بیشک اللہ تعالیٰ شب برأت کو بہت سارے معاملات کے فیصلے کرتا ہے۔ یہ پندرہ شعبان کی رات ہے۔

شعبان المعظم کی پندرھویں رات یعنی شب برأت، اپنے اندراتنی برکات لئے آتی ہے جن کا احاطہ ممکن نہیں سورہ دخان کی آیت نمبر ۳ میں جو لیلۂ مبارکہ کے الفاظ آئے ہیں، اس سے مراد مفسرین کرام نے شب برأت لی ہے۔ اس رات کی خصوصیات کو آسان طریقے سے بیان کرنے کے لئے ہم کچھ عنوانات قائم کرتے ہیں اور پھر الگ الگ ان پر روشنی ڈالیں گے۔

۱۔ برکت والی رات کہنے میں حکمت۔

۲۔ نزول قرآن مجید کا ذکر کرنے میں حکمت۔

۳۔ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ فرمانے میں حکمت۔

۴۔ ہر کام کے تقسیم کرنے میں حکمت۔

برکت والی رات

پندرہ شعبان المعظم یعنی شب برأت کو برکت والی رات اس لئے قرار دیا گیا کہ اس میں قرآن نازل ہوا، مفسرین کرام نے لکھا ہے۔ اس رات قرآن حکیم لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا، پھر وہاں سے تئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آہستہ آہستہ نازل ہوا۔ لیلۂ مبارکہ سے مراد شب برأت ہے۔

اس رات کو برکت والی اس لئے قرار دیا گیا کہ لوگ انعام واکرام ربانی پر راضی ہوں اور اپنے خالق و مالک کا شکر کریں کہ اس نے ان پر فضل عمیم فرمایا۔ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر اسی وقت ممکن ہے جب اس کے سارے احکام کی اطاعت ہو، اور اپنا عمل قرآن وحدیث کے موافق کرلیا جائے نیز حلال وحرام میں تمیز کی جائے خیر و شر میں امتیاز روا رکھا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت مطہرہ کو مشعلِ راہ

بنایا جائے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع کو لازم وضروری قرار دیا جائے۔

اس برکت والی رات کو قیام کیا جائے، رات بھر جاگ کر اللہ اللہ کیا جائے۔ اپنے سابقہ گناہوں کی معافی طلب کی جائے اور آئندہ کے لئے سچی توبہ کر کے عمل صالح کو اپنا شعار بنایا جائے، متقی لوگ یقیناً اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ بہت نوازتا ہے اور ان کی برکت سے دوسروں کو رزق عطا فرماتا ہے۔ جامع ترمذی شریف میں حدیث شریف آئی ہے ایک صحابی اپنے بھائی کو لے کر سرور عالم علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بھائی کوئی کام نہیں کرتا بس ہر وقت اللہ اللہ ہی کرتا رہتا ہے وہ بارگاہ رسالت میں رہتا تھا یہ سن کر سید عالم علیہ السلام نے فرمایا اس حدیث شریف کے راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔

لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ (مجھے تو یوں لگتا ہے کہ) تمہیں تو رزق ہی اس کی وجہ سے دیا جاتا ہے۔

(جامع ترمذی، ابواب الزہد)

شب برأت کو برکت والی کہنے میں حکمت یہی ہے کہ لوگ اس رات کو جاگ کر اللہ کی بارگاہ میں مناجات کریں، گڑگڑائیں اور خوب استغفار کریں توبہ کریں اور اپنے آپ کو صراط مستقیم پر گامزن کر دیں۔

نزول قرآن کی برکات

اس میں کوئی شک نہیں اللہ تعالیٰ نے، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل فرمائی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی۔ یہ کتابیں اور ان کے علاوہ جو صحائف نازل فرمائے جن کی تعداد اڑھائی سو تک ذکر ہوئی وہ سب برحق تھے مگر ان کتب وصحائف کے ماننے والوں نے ان میں تحریف کر دی یعنی اپنی مرضی سے جہاں جہاں چاہا تبدیلی کر دی۔ اور وہ کتابیں اپنی اصلی صورت میں باقی نہ رہیں۔

آخر میں رب کائنات نے اپنے پیارے محبوب دانائے کل غیوب عالم ماکان

وما یکون حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی آخری کتاب نازل فرمائی۔ چونکہ سلسلہ نبوت آپ پر ختم کردیا گیا اب قیام قیامت تک کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا اگر کوئی ایسا دعوی کرے تو وہ سراسر باطل ہوگا۔ قرآن حکیم سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئیں ان کی حفاظت کا ذمہ ان کے ماننے والوں کو سونپا لیکن قرآن حکیم کو نازل کرنے کے بعد خود اعلان فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (القرآن، الحجر ۱۵:۹)

بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت ومحبت ایسی نعمت ہے۔ جس پر جتنا ناز کیا جائے کم ہے اللہ تعالی ہر مومن مرد وعورت کو اپنے پیارے حبیب علیہ السلام کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے سورہ حشر میں ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ (القرآن، الحشر: ۷)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

جو لوگ اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ انہیں یہ رات پیغام دے رہی ہے کہ وہ اس دنیا میں آنے کے مقصد کو پہچانیں اور زندگی بھر انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرتے رہیں۔ یقیناً قرآن حکیم ہی ایک ایسی عظیم وجلیل کتاب ہے، جس میں ہر چیز کا ذکر ہے۔ اب یہ ہماری اپنی استعداد پر منحصر ہے کہ ہم اس مبارک کلام سے کس قدر استفادہ کرتے ہیں۔ کس قدر اس کو سینے سے لگاتے ہیں۔ کس قدر اس کی تلاوت کرتے ہیں کس قدر اس کو سمجھتے ہیں، اور کس قدر اس سے اسرار ورموز اخذ کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

اور نہ کوئی تر اور خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا ہو یعنی سب رطب و یابس اس روشن کتاب میں ہے۔

جب ہر چیز کا ذکر اس کتاب میں موجود ہے تو ہر عقل مند کو چاہئے وہ اسی کتاب مطہر کی طرف رجوع کرے، تاکہ اسے حقائق کائنات سے آگاہی ہو، اور وہ اپنی زندگی کے حقیقی مدعا و مقصود کو پالے، ثابت ہوا شب برأت اگر برکت والی ہے تو محض قرآن حکیم کی نسبت سے یقیناً قرآن ہی وہ لاریب کتاب ہے، جو پوری انسانیت کو صراط مستقیم کی طرف بلا رہی ہے۔ اس سے بڑی حکمت اور کیا ہوگی کہ ایک پیاسے آدمی کو چشمے کی طرف، رہنمائی مل جائے۔ ایک مظلوم کو ظالم کے پنجۂ استبداد سے نجات مل جائے۔ ایک راہ بھولے انسان کو منزل کا پتہ مل جائے۔ اور وہ اپنی منزل کی جانب اطمینان و سکون سے گامزن ہو جائے۔ ایک جاہل کو علم کی دولت لازوال مل جائے۔ قرآن مجید حکمت و دانائی کے رموز سے لبریز ہے اور پوری انسانیت کو یہ حکمت تقسیم کرتا ہے۔

نجات کا کامل فارمولا

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں حکیمانہ انداز یہ ہے کہ وہ جہاں اپنے بندوں کو خوشخبری سناتا ہے وہاں وہ ڈر بھی سناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تبشیر و انذار سے انسانوں کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ کبھی وہ اپنے بندوں کو اپنے انعامات کی خوشخبریاں دیتا ہے اور کبھی اپنے بندوں کو اپنے عذاب سے ڈراتا ہے دونوں طرح سے مقصود بندوں کی اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ (سورہ دخان)

بیشک ہم ہی ڈر سنانے والے ہیں۔

ظاہر ہے جب انسان پر بخشش و رحمت خداوندی کا بھید کھلے گا، تو ممکن ہے عمل کے میدان میں وہ سست ہو جائے۔ شب برأت کے فضائل سے آگاہ ہونے کے بعد اسی ایک رات میں جاگ کر خوب عبادت کرے اور دعائیں مانگ لے اور پھر انہیں کو اپنے لئے کافی سمجھ لے۔ بس اسی پر اکتفاء کرے۔ اس سکوت کو توڑنے اور سستی کو دور

کرنے کے لئے لیلۂ مبارکہ کا ذکر کرنے کے بعد ہی اپنے عذاب کا ڈر بھی سنا دیا تا کہ عمل پیہم رہے۔ اس طرز بیان کی حکمت یہ ہے۔ صرف ایک رات کی عبادت پر انحصار نہ کرلیا جائے بلکہ اس کے علاوہ بھی سارا سال اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے برائی سے باز رہا جائے اور اپنی زندگی کو تقویٰ و طہارت سے گذارا جائے تا کہ معاشرے میں کسی قسم کا فتنہ وفساد برپا نہ ہونے پائے۔ اس سے بڑی اور کیا حکمت ہو گی کہ بندے کو برائی سے دائمی نجات کا فارمولا مل گیا۔

بجٹ کی رات

شب برأت کو مفسرین عظام نے بجٹ کی رات قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں اس رات سارے سال کے تمام امور طے کر دیئے جاتے ہیں اور ان کو ملائکہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے:

بیشک اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان، یعنی شب برأت کو بعض اہم فیصلے فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ دخان میں ارشاد فرماتا ہے:

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (٤)° (القرآن، دخان ۴:۴۴)

اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں باقاعدہ باب قائم کیا ہے۔ اس کا عنوان ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ (سنن ابن ماجہ ص ۱۰۰، مطبوعہ کراچی)

اس باب میں ان احادیث کا ذکر ہوگا جو پندرہ شعبان یعنی شب برأت کے حوالہ سے وارد ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مائل بہ عطا ہے:

اس باب میں آنے والی پہلی حدیث شریف یوں ہے۔ لیجئے مطالعہ فرمایئے

ایمان تازہ ہوگا، روح قرار پائے گی، دل مطمئن ہوگا۔

عَنْ عَلِی ابْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه و سلم اِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَ صُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ یَنْزِلُ فِیْهَا بِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ! اَلَا مَنْ مُّسْتَغْفِرٍ لِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلٰی فَاُعَافِیَهٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ

(سنن ابن ماجہ ص ۱۰۰ مطبوعہ ایچ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات آتی ہے تمہیں چاہئے رات کو جاگو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس رات کو اللہ تعالیٰ غروب شمس کے ساتھ ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔ ہے کوئی! بخشش مانگنے والا میں اس کو بخش دوں، ہے کوئی رزق طلب کرنے والا میں اس کو رزق عطا کردوں، ہے کوئی مصیبت زدہ میں اس کو نجات دے دوں، اسی طرح فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ دن طلوع ہو جاتا ہے۔

اس حدیث شریف کی سند کے ایک راوی "حسن بن علی الخلال" پر بعض لوگوں نے جرح کی ہے۔ میں چاہوں گا اس جرح کا ایک جائزہ بھی لے لیا جائے تاکہ شب برأت کی فضیلت کا انکار کرنے والوں کا خوب محاسبہ ہو جائے۔ اگر آئندہ کبھی بھی اعتراض کریں تو ہماری طرف سے مضبوط دلائل سے جواب ہو جائے۔

امام ابن حجر عسقلانی نوراللہ مرقدہ لکھتے ہیں:

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں حسن بن علی الخلال، ثقہ ہیں، امام

ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حسن بن علی الخلال مضبوط راوی ہیں۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ حسن بن علی الخلال، اسماء رجال کے زبردست عالم تھے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا یہ ہے کہ حسن بن علی الخلال قابل اعتماد راوی ہیں۔ جناب خطیب ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بن علی الخلال کی بابت اس طرح اظہار خیال فرمایا:

كَانَ ثقه حَافِظًا (تہذیب التہذیب ۲/۲۶۲)

اس تحقیق کے بعد بھی اگر کوئی فضیلت شب برأت کا انکار کرتا ہے تو کرے ہمارے ذمے اپنے مؤقف کو دلائل سے پیش کرنا تھا سو وہ کر دیا ہر ذی شعور فیصلہ خود کرے گا حق کدھر ہے اور حق سے انحراف کون کرتا ہے۔

میں نے اس مقالہ کے آغاز پر ہی اصولی باتیں لکھ دی تھیں اس سے اندازہ کرنا کوئی مشکل نہیں کہ ہمارا انداز جارحانہ نہیں بلکہ مصلحانہ ہے اور ہم دلیل کی زبان میں بات کرتے ہیں لٹھ مار انداز میں بات کرنے کے قائل نہیں ہیں اگر کوئی ہمارا یہ انداز پسند کرے تو اس کی نوازش اور اگر کوئی ہمارے اس انداز کو ناپسند کرے تو بھی ہم نے جو کچھ لکھنا تھا لکھ دیا۔ فیصلہ قارئین کے ذمے۔

میں یہ بات کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا دل حق شناس حق قبول کر لیتا ہے اور اس کے غیر سے میں کوئی توقع نہیں رکھتا۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

شب برأت قبرستان جانا سنت ہے

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ عفیفہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں شب برأت کو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے ہاں نہ پایا، میں آپ کی تلاش میں نکلی میں نے آپ کو جنت البقیع میں پایا۔ آپ نے اپنا سر انور آسمان کی

طرف اٹھایا ہوا تھا مطلب یہ ہے دعا کا انداز یہ تھا۔ رسول اکرم تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یا عائشہ! (رضی اللہ عنہا)۔ کیا تو یہ محسوس کرتی ہے کہ اللہ اور رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری حق تلفی کریں گے بی بی بیان کرتی ہیں ایسا کیسے ہوسکتا ہے البتہ میں یہ گمان کرتی تھی کہ آپ کسی اور اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا:

فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ

(سنن ابن ماجہ ص ۱۰۰ مطبوعہ ایچ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)

بیشک اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان یعنی شب برأت کو آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے چنانچہ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

شب برأت بخشش کا اعلان عام

حضرت ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں نبی اکرم تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا الْمُشْرِكِ اَوْ مُشَاحِنٍ (سنن ابن ماجہ ص ۱۰۱ مطبوعہ ایچ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)

بیشک اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان یعنی شب برأت کو ظہور فرماتا ہے اور مشرک و مفارقت ڈالنے والے کے علاوہ سب کو بخش دیتا ہے۔

یہ حدیث شریف صاف صاف بتارہی ہے کہ اس رات کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بخشش کا اعلان عام ہوتا ہے۔ ہاں اتنی بات سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضرور تعین فرمائی کہ ایک تو مشرک کو نہیں بخشا جاتا اور دوسرا اس شخص کو بھی مغفرت نہیں ہوتی جو چغل خور ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو ان دونوں گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

آمین۔ شب برأت ایسی متبرک رات ہے کہ اس میں انعام ہی انعام ہوتے ہیں۔ اس رات میں امور کی تقسیم کردی جاتی ہے۔ سال بھر کے تمام معاملات کو طے کردیا جاتا ہے اور طے شدہ امور ملائکہ کے حوالے کردیے جاتے ہیں۔ اس طرح سال بھر کا نظام چلتا رہتا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یَقْضِی الْاَقْضِیَۃَ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.

(تفسیر مظہری، ۱۰/۱۴، ۳۹۴)

بیشک اللہ تعالیٰ شب برأت کو بہت سارے معاملات کے فیصلے کرتا ہے۔ یہ پندرہ شعبان کی رات ہے۔

ان فیصلوں کو ضبطِ تحریر میں لایا جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نظام سلطنت چلانے کے لئے بھی سال کا بجٹ بنانا ضروری ہے۔ یہ مسئلہ بھی قرآن حکیم ہی سے ماخوذ ہے اس سے بڑی اور کیا حکمت ہوگی کہ پوری انسانیت کو انتظام سلطنت کا بہترین طریقہ بتادیا۔

اس میں کی جانے والی بہت سی دعائیں احادیث مبارکہ میں مذکور ہوئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

اس رات کے اعمال

اس رات کو جاگنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کے لئے تیاری اس طرح کرنی چاہئے:

۱۔ غسل کرکے صاف ستھرا لباس پہننا چاہئے۔
۲۔ مردوں کو چاہئے وہ مساجد میں جاکر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔
۳۔ عورتیں گھروں میں رہ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔
۴۔ دعا کرتے وقت تمام مرد و خواتین اللہ تعالیٰ کے حضور اللہ کے محبوب علیہ السلام کا وسیلہ پیش کریں اور یوں عرض کریں یا اللہ! اپنے پیارے محبوب علیہ السلام کا تصدق میری مشکلیں آسان فرما۔

۵۔ دعاء مانگتے وقت بہتر تو یہ ہے کہ خوب آنسو بہائے جائیں اور اگر بالفرض رونا نہیں آتا تو رونے والی شکل بنا لینی چاہیے۔

۶۔ دعا کرتے وقت ساری امت کے لئے عمومی طور پر اور اپنے لئے خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑائیں۔

۷۔ اے اللہ ہمیں تمام آفات و بلیات سے محفوظ فرما اور زندگی بھر اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کی توفیق عطا فرما۔

۸۔ اے اللہ ہمارا خاتمہ بالایمان ہو۔ ہمارے اکابرین کی مغفرت فرما۔

۹۔ یا اللہ! ہمارے بیماروں کو شفاء عطا فرما، محبت و تندرستی عطا فرما، پھر کوئی اور حاجت ہو تو اس کے لیے دعا کرے۔

۱۰۔ اپنے ملک پاکستان، اور پوری امت مسلمہ اور پاکستانی قوم کی ترقی خوشحالی اور استحکام کی ضرور دعا مانگی جائے۔

شب برأت کے نوافل

اس رات میں نوافل ادا کرنا بہت فضیلت کی بات ہے۔ اس کے بہت سارے طریقے علماء کرام نے کتب سلف سے نقل فرمائے ہیں۔ اوّلاً یہ کہ عام نوافل کی طرح ہی نوافل ادا کئے جائیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لی جائے۔

ہاں یاد رہے اگر کسی عالم ربانی کی مجلس میسر ہو تو وہاں جا کر نوافل پڑھنے کی بجائے عالم دین کا خطاب سننا زیادہ نافع ہے۔ اگر اپنے پیر و مرشد کی محفل میں جائے تو وہاں جا کر نفل نہ پڑھے بلکہ اپنے مرشد کے ملفوظات بغور سنے اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ زندگی میں انقلاب آئے گا اور باطن میں جلا پیدا ہوگی۔ اس کی برکت یہ ہوگی کہ استقامت علی الحق کا ملکہ میسر آئے گا اور نیکی کی دعوت دینے کے لئے ہمت پیدا ہوگی اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے تو سمجھو آپ کو ایک بہت بڑا کمال مل گیا۔

بلا شبہ نوافل پڑھنا بہت بڑی نیکی ہے۔ بہت بڑا ثواب کا کام ہے لیکن یہ یاد رہے

نفل کا مطلب ہے منافع ظاہر ہے نفع لینے کا حقدار وہی شخص ہو سکتا ہے جس کے پاس پونجی ہو۔ ایسا شخص جس کے پاس پونجی ہی نہ ہو وہ نفع لینے کا حقدار کیونکر قرار پا سکتا ہے۔

نماز کی پابندی کا عہد!

دورِ حاضر میں جس مسئلہ کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے وہ ہے پابندیٔ نماز، ہمارے بھائی نماز پنجگانہ کے تو پابند نہیں۔ ایسی صورت میں نفل کیونکر قبول ہوں گے نوافل اسی بندے کے قبول ہوتے ہیں جو نمازِ فرض کا پابند ہو۔

لہٰذا جن لوگوں کے فرض قضاء ہوتے ہیں وہ شب برأت کو اپنی فرض نمازوں کی قضاء کریں اور آئندہ نماز کے پابند ہو جائیں۔ یاد رہے قضا صرف فرضوں اور وتروں کی ہو گی سنن اور نوافل کی قضاء نہیں ہوتی۔ اگر شب برأت کو جاگنے اور ذکر کی مجلس میں شامل ہونے کی برکت سے ایک بندۂ مؤمن نماز کا پابند ہو جائے تو یہ بہت بڑی سعادت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز کی پابندی کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

ستائیس ۲۷ سال بعد
محمد ارشد القادری
۲ شعبان ۱۴۳۳ھ
23 جون 2012ء ہفتہ

ہماری دیگر مطبوعات

